

اعمال

اور

مناظر اسلام شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی فیضان مدینہ کراچی نمبر ۵ فون:

4943368

تحریر

باہتمام

ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد اس وقت اور پیارے پیارے رسالے کو قبلہ محدث وقت شیخ القرآن علامہ
نی محمد فیض احمد اویسی صاحب نے خوب تحریر فرمایا ہے اور ایک اہم مسئلے پر عوام و
خواص کو مواد عطا فرمایا۔ اکثر و بیشتر یہ سوال عوام اہلسنت سے مخالفین کیا کرتے ہیں۔
علماء اہلسنت نے اس کا جواب دیا مگر ہر ایک کو جواب دینا مشکل امر تھا۔ قبلہ اویسی
صاحب نے اس مسئلہ پر مشکل کشائی فرمائی جو یہ کہتے تھے سعودی عرب میں جب عوام
اہلسنت جاتے ہیں تو ان کی اقتدا کیوں نہیں کرتے۔ قبلہ اویسی صاحب نے دلائل شرعیہ
کے ذریعے امام حرم کی اقتداء میں نماز کا حکم بیان فرمایا اور یہ ثابت کر دیا کہ یہ کوئی
مسئلہ نہیں بلکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کسی بھی بد عقیدہ کی اقتداء میں نماز درست نہیں
کہ عوام اہلسنت جانتے ہیں کہ نماز ایک اہم عبادت ہے اور نماز جب ہی درست
جب راسخ العقیدہ امام ہو چاہے حنفی حنبلی مالکی شافعی ہو۔ لہذا عوام اہلسنت سے گزرنے
ہے اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ عام کریں تاکہ لوگوں کی نمازیں برباد ہونے سے
قبلہ اویسی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس رسالے کی اشاعت کی اجازت
فرمائی۔

اللہ عزوجل اپنے محبوب ﷺ کے صدقے میں ان کا سایہ تادیر قائم و دائم فرمائے
آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

العبد الفقیر عبد الوحید القادری

خادم دارالعلوم غوثیہ و مکتبہ غوثیہ

سبزی منڈی کراچی۔ ۵

مورخہ: 28-9-96

7/2

فہرستہ کتابوں کی

Serial No.

Price

Date

قرآن پاک کا بے بہا خزانہ

تفسیر روح البیان

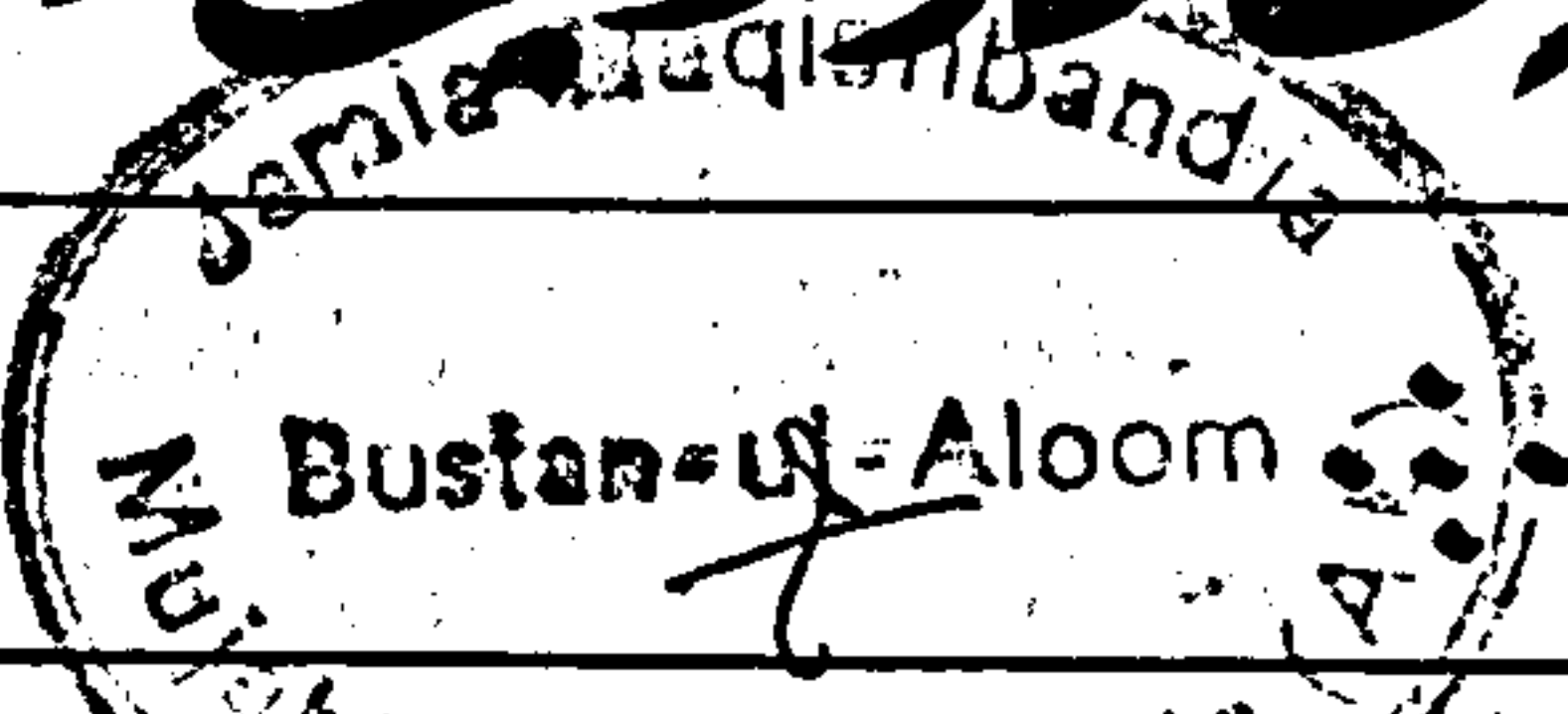
ترجمہ اردو

فیوض الرحمن

ترجمہ

محدث دوراں

مفسر قرآن حضرت علامہ محمد رفیع احمد کراچی مدظلہ رضوی



کلام پاک کے سمجھنے میں یہ تفسیر آپ کی صحیح راہ نمائی کریگی ہر پارہ میں ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔

فون: ۲۴۱۰ ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرافہ روڈ بہاولپور (پاکستان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

امام حرم (مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ) ہمارے دور میں وہابی عقائد سے منسلک ہے
اسی لیے بڑے عقیدہ والے کی اقتدار میں نماز نہیں ہوتی ہمارے اسلاف رحمہم اللہ نے
کبھی گندے عقیدے والے کی اقتدار میں نماز نہیں پڑھی سیدنا علی التفسی و دیگر صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے باغی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی الے
ہی زید کے لشکر نے جب حرم نبوی پر قبضہ جایا تو نماز تو بجائے ماند بعض صحابہ مسجد نبوی
کو بھی چھوڑ کر امام حرم کی اقتدار میں نماز نہیں پڑھتے تھے ایسے ہی خوارج کی اقتدار میں کسی
مسلمان نے نماز نہیں پڑھی وہابی مذہب بھی خوارج کی شاخ ہے (شامی) تفصیل آئے گی
انشاء اللہ۔ اور نجدی وہابی کو قبضہ بر حرم تھوڑا عرصہ ہوا ورنہ اس سے پہلے ترکوں کے دور
میں سنی حنفی ائمہ حرم تھے تو ہمارے اسلاف ان ائمہ کی اقتدار میں نمازیں پڑھتے لیکن وہابی
نہیں پڑھتے تھے۔ تَلْكَ الْاَيَّامُ نَدَاوْلَهَا۔“

اصولی لحاظ نہ صرف ہم اہلسنت بلکہ دیوبندی فرقہ بھی ناجائز سمجھ کر ریاال کی لاپٹ میں
پڑھ لیتے ہیں اور غیر مقلد وہابی صرف ضد کی بیماری کے بیمار ہیں ورنہ ان کا معاملہ زبوں تر
ہے تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد فیض احمد ایسے رضوی غفرلہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعملہ ونصلی علیہ وسلم الکریم

امتالعدا حجاج کو بالخصوص پریشانی لاحق ہو جاتی ہے جب حج جیسی مقدس عبادت اور سروردو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے و مشائخ کے مختلف فتاویٰ سنتے ہیں تو تمام خوشی حزن و ملال سے بدل جاتی ہے اس لیے کہ حج سے اہم عبادت نماز ہے کیونکہ معراج المؤمن ہے اس کی تکمیل کے لیے تو اتنا طویل سفر کیا اور سخت سے سخت تکلیفیں جھیلیں لیکن جب حرمین شریفین میں قدم رکھا تو علماء و مشائخ کے فتاویٰ مختلفہ نے فائدہ پیدا کر دی اور حج کی صعوبتیں میں ذہنی پریشانی نے اور اضافہ پیدا کر دیا فقیر نے بارہا اس کے متعلق توضیح کا ارادہ کیا لیکن اسے عمدہ بھی ملتی رکھا صرف اس خیال پر کہ جب حرمین طیبین حاضری نصیب ہوگی اس وقت اس کی تکمیل کرونگا کیونکہ بعض امور شاہ سے متعلق تھے جب ۱۳۹۹ھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس سیر روزگار کو حرمین شریفین کی حاضری کا شرف بخشا تو حالات کا مشاہدہ کر کے یہ چند سطور حوالہ جات حسن کا نام انزال السکینۃ علی من لا یرئ خلف الامام النجدی فی المکہ والمدینۃ المعروف بہ (امام حرم رکھا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اسے قبول فرما کر فقیر کے لیے موجب نجات اور عوام کے لیے مشعل راہ اور انصاف پسند حضرات کے موجب تسکین بنائے۔ (آمین)

حضرت مولانا ابوالصالح محمد فیض احمد ایسی رضوی غفرلہ۔ بہاولپور

۱۱ نومبر ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ حرم نبوی شریف قبل صلوٰۃ المغرب

عربوں میں شریعت پر نجدیوں و ہابیوں کا قبضہ ہے اور
دہابی نجدی حکومت

ذرا برابر بھی کسی میں اپنے عقائد کے خلاف پاتے ہیں اس کے سوجان دشمن بن جاتے
 ہیں بلکہ اب تو یہ حال ہے جو ان کے معمولات کے خلاف کرے یا ان کے پیچھے ان کی
 اقتدار میں نماز نہ پڑھے اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔
 ہم پہلے دہابی نجدی تعارف ضروری سمجھتے ہیں تاکہ حقیقت اوچھل نہ رہے۔

جناب شوکت صدیقی صاحب ۱۲ تا ۲۱ مئی
محمد عبدالوہاب کا مختصر تعارف

۱۹۷۶ء کے الفتح میں لکھتے ہیں۔ اہلسنت اور ہابیوں
 کے اختلاف لگ بھگ ڈھائی سو سال پرانے ہیں۔ ان اختلافات کا آغاز تحریک واپس
 سے ہوا جس کے بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی تھے وہ ۱۷۰۳ء میں اعدیہ کے مقام پر پیدا
 ہوئے انہوں نے ابتدائی تعلیم بصرہ اور مدینہ منورہ میں حاصل کی عربوں کے اس وقت کے مسلم
 معاشرہ کی اصلاح کے لیے آواز بلند کی اور اتحاد اور اصلاح کے نام پر چاروں بزرگ فقہا
 امام مالک شافعی، امام احمد ابن حنبل، امام ابوحنیفہ کی تعلیمات پر دل آزاری اور گستاخی
 کی حد تک سخت تنقید کی اور ان کے پیرو مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا
 محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے جوش خطابت میں احادیث کو "خرافات کا پلندہ" بتایا اپنے
 رسالوں اور اپنی تصانیف میں اسوہ رسول کو کفر ثابت کرنے کی کوشش کی اور ہر مٹا ایسی
 باتیں کہیں جن سے تکفیر کی بو آتی تھی چنانچہ وہ حکام کی خفگی اور عتاب کے مورد بنے انہیں
 جلا وطن کر دیا گیا آخر انہیں "دارین نجد" کے ہمسایہ حکمران امیر محمد ابن سعود کے دربار میں پناہ
 لینے پر مجبور ہونا پڑا۔ رفتہ رفتہ وہ امیر سعود کی حکومت کے دینی پیشوا اور نگران بن گئے۔

۱۔ ان حالات سے بہرہ راجی اور عمرہ کرنے والے تمام واقف ہیں۔ ایسی غمگین

دونوں نے مل کر ترکوں کے خلاف جنگ کی اور ۷۹۵ء تک نجد کا ایک بڑا حصہ فتح کر لیا اس سال امیر محمد سعود کا انتقال ہوا اور ان کا بیٹا عبدالعزیز ان کا جانشین ہوا امیر عبدالعزیز کے عہد میں نظام حکومت براہ راست محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی نگرانی میں آ گیا ۷۹۲ء میں ابن عبدالوہاب کا انتقال ہوا مگر جب تک وہ زندہ رہے نجد کی حکومت اور ان کے حکمران ان کے زیر نگیں رہے انہوں نے نجد کے لوگوں کو اپنے عقائد میں اس طرح ڈھالا کہ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ وجود میں آیا جو وہابی کہلایا ابن عبدالوہاب کے انتقال کے بعد بھی وہابیوں کی سلطنت کی توسیع کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ پورا نجد ان کے قبضے میں آ گیا وہابیوں نے اپنے عقائد کی توسیع و ترویج میں انتہا پسندی سے کام لیا انہوں نے مسلمانوں پر ہر قسم کا ظلم و تشدد ڈھایا حتیٰ کہ دیوبند کے ممتاز عالم مولانا حسین احمد مدنی کو بھی جو اپنے عقائد کے اعتبار سے وہابیوں سے قریب نظر آتے تھے وہابیوں کے جوہر و ستم کا اعتراف کرتے ہوئے محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے مقلدین کے بارے میں یہ کہنا پڑا۔

صاحبو! محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتداً تیرہویں صدی ہجری میں نجد سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسد رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل و قاتل کیا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا اہل عرب کو خصوصاً اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے دراصل وہ ایک ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ (الشہاب الناقب ص ۷۲)

یہ عبارت حسین احمد مدنی کی ہے تو پھر یہی بات حسین احمد مدنی سوال از اویسی کے کہنے کے باوجود محترم و مقدس رہے آپ کے نزدیک صاحب

کمال قرار دیتے گئے اور جب یہی لفظ بلکہ اس سے بھی کمتر ہم کہتے ہیں تو دیوبند کا سارا
خانوادہ کیوں برہم اور بیخ پا ہو جاتا ہے۔ (اس کا جواب عوام دیوبندیوں سے لینا چاہیے)
مکہ مدینہ پر قبضہ | ایرانی نے قتل کر دیا اس کا بیٹا سعود ابن عبدالعزیز اس کا جانشین

ہوا۔ ۱۸۰۶ء میں اس نے مکہ اور مدینہ پر جو دہائیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے تھے ایک بار
پھر ترکوں سے تھپن کر قبضہ کر لیا امیر سعود نے اس کے بعد حجاز میں اپنی طاقت مستحکم کی اور
دہائیوں کے دائرہ اثر کو شام اور عراق اور خلیج تک وسیع کرنے کی کوشش کی۔ نجدی دہائیوں
کو اپنی اس جدوجہد میں جو خلافت عثمانیہ اور عرب ممالک پر تسلط کے خلاف تھی انگریزوں
کی پشت پناہی حاصل تھی انگریز اور دوسری یورپی طاقتیں سلطنت عثمانیہ کی یورپی عرب
اور افریقی مقبوضات پر عرصہ سے دانت لگانے اور قبضہ کر نیکی سخت کوشش میں تھے
کہ ترکوں کو مذہبی خلفشار میں مبتلا کر کے فائدہ اٹھایا جاتے دہائیوں نے ان کے اس منہ پے
کو کامیاب بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ نور الدین و صلاح الدین ایوبی
دہائیوں نجدیوں کا قبضہ کیا | رحمہما اللہ کے بعد ترکوں نے انگریزوں اور دوسرے
دشمنان اسلام ترک کی قوت و طاقت سے لرزہ بر اندام تھے لیکن ترکوں کو ہر جانب جنگوں
میں گھیر رکھا تھا ترک کی انہی دشمنوں میں مصرفیت سے دہائیوں نے فائدہ اٹھا کر حرمین
طیبین پر قبضہ کر لیا۔ مگر ترک حکمران جلد ہی دہائیوں اور ان کے پشت پناہ انگریزوں کے
بڑھتے ہوئے سیاسی خطرے سے باخبر ہو گئے اور انہوں نے دہائیوں کی سرکوبی کے لیے مصر
کے محمد علی پاشا سے مدد مانگی محمد علی پاشا نے ۱۸۱۶ء میں اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کی زیر کمان
ایک فوجی ہم دہائیوں کے خلاف روانہ کی اس وقت امیر سعود کا بیٹا ان کے انتقال کے
بعد برسر اقتدار آیا تھا ۱۸۱۸ء میں ابراہیم پاشا نے اسے شکست دی اور گرفتار کر کے قسطنطنیہ

بھیج دیا جہاں سے قتل کر دیا گیا مصری فوجوں نے وہابیوں کا دار الحکومت لوٹ لیا اور اسے آگ لگا دی اس طرح وہابیوں کی سیاسی قوت کا قلع قمع کر دیا گیا۔ مگر پہلی عالمی جنگ کے دوران وہابیوں نے خلافت عثمانیہ کے اقتدار کو حجاز اور دوسرے ممالک سے ختم کرنے کے لیے ایک بار پھر انگریزوں کی امداد و حمایت سے اپنی مہم کا آغاز کیا ۱۹۱۸ء میں ترکوں کی شکست کے بعد وہ دوبارہ برسرِ اقتدار آگئے مگر ان کی سلطنت آزاد نہ تھی ان کی حیثیت انگریزوں کی نوآبادی سے زیادہ نہ تھی۔

دو دنیائے اسلام پر دو بڑے کھٹن وقت آتے۔ ایک وہ جب تاناریوں

انگریزوں کی تمنا

نے مسلم ممالک کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک روند ڈالا دوسرا جب پہلی عالمی جنگ کے بعد یورپی اقوام نے سارے مسلم ممالک پر تسلط جمایا تھا اس جنگ میں جرمن اور ترک شکست کھا گئے تھے ان دنوں برطانیہ بہت طاقتور تھا آج امریکہ کو بھی وہ اقتدار حاصل نہیں: برطانوی وزیر اعظم اس بات پر تلا ہوا تھا کہ ترکی نام کا کوئی نیک رستے زمین پر باقی نہ رہے بظاہر اس کی خواہش کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے آنا ترک نے موجودہ ترکی بحال کیا۔ ۱۹۱۹ء جولائی ۱۹۱۹ء

انگریزوں کی آرزو اور ترکوں کی شکست محمد بن عبدالوہاب کی تحریک

انگریزوں کا پروردہ

وہابیت کا دوسرا نام ہے اور یہ بد بخت انسان ازلی شقاوت

سے باپ حضرت مولانا عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بدو عباد کا نتیجہ ہے اس کی ابتدائی تحریک میں وہ زہیم تھے اور وہ خود اباؤ اجداد سنی مسلک تھے آپ کا تمام خاندان اسلاف صحابین کے عقائد و معمولات کے پابند تھے صرف یہی ایک بد بخت انسان نہ صرف ان کے مسلک کے خلاف تھا بلکہ تحریک چلا کر رسول تے زمانہ ہوا بالآخر ایک آپ اس کی شرارت سے تنگ ہو کر اپنے اصل وطن عینیہ کی سکونت ترک کر کے اس علاقہ کے ایک دوسرے شہر حرمیل میں سکونت اختیار کر لی تھی کیونکہ عینیہ شیخ (نجدی) کی تحریک کا مرکز بن گیا تھا۔

اور وہ یہاں پر ۱۱۵۳ھ میں وفات پا گئے۔ (تاریخ نجد و حجاز ص ۲۶)

علامہ عینی شارح بخاری و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری و دیگر
محققین زور دار دلائل سے ثابت کیا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ

نبوی و ص

وآلہ وسلم کی ہر دعا استجاب ہے اور احادیث مبارکہ شاہد ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کو کنار و شریکین نے شکست و غیرہ کی مجلسیں مشاہدہ قائم کیں، ان میں ابلیس شیخ نجدی کی صورت
میں شامل ہوتا آخر اس میں کچھ تو.....

یہ ازلی شقی نجد کے اسی علاقہ میں پیدا ہوا
محمد بن عبد الوہاب نجدی کا اصلی چہرہ جس علاقہ کا میلہ اللذاب تھا اور تعظیم

بھی ان اساتذہ پر اثر انداز ہوئی جو ابن تیمیہ کے عاشق زار تھے یعنی ابن سینف اور حیات نجدی
علی طنطاوی و ہابی نجدی اس کے متعلق لکھتا ہے۔

ان الشيخ كان يغوف الا نكار علي فاعلمها حتى يصل
الى تكفيرهم و تطبق الايات التي نزلت في المشركين عليهم
وقد بنه محمد الى ما يصنع بعض ذر اقبو الرسول
صلى الله عليه وآله وسلم وقال له اتري هؤلاء لان
هؤلاء متبركا هم فيه و باطل ما كانوا يعملون و يظن
ان ما انكروه على ابن عبد الوهاب من تكفير الناس
كان الله من آثار هذا الشيخ المتدي محمد

عبد الوهاب (کی تاریخ از طنطاوی ص ۱۶، ۱۷، تاریخ نجد و حجاز ص ۲۵)

یہ ایک انگریز حکومت کے جاسوس ہمفرے نامی کی
آپ بتی ہے (انگریزی زبان میں) اب اردو میں

ہمفرے کے اعترافات

بھی چھپ چکی ہے یہ جاسوس خود لکھتا ہے مجھے ترکوں کے خلاف جاسوسی کے لیے چھوٹی

عمر میں بھیجا گیا وہاں مسلمان بن کر قرآن مجید اور اسلامی کتابیں ترکوں کے ایک بڑے
 معتمد علیہ عالم دین سے پڑھیں ترکوں کے مخالفین کی تاک میں رہا علماء میں محمد بن عبد الوہاب
 نجدی خوب انسان ملا اس سے دوستی ہوئی اور انگریز سربراہوں سے ملاقاتیں کرائیں
 انہوں نے اسے خوب تیار کیا اور ہر طرح کی تربیت کے بعد ترکوں کے خلاف استعمال
 کیا یہاں تک کہ وہ ترکوں کی شکست میں اسی تحریک و ہدایت سے کامیاب ہوا گھر
 کی ایک اور تصدیق ملاحظہ ہو۔

انگلینڈ (برطانیہ) سے شائع ہونے والا ماہنامہ دعوت الحق
 انگلینڈ کی تصدیق | (اپریل) ۱۹۸۰ء میں ہے کہ حکومت ترکی کے ساتھ پاکستان
 کا کہہ تعلق رہے ۱۹۱۴ء کی جنگ میں حالانکہ پاکستان نہیں بنا تھا یہ ہندوستان تھا
 اور برطانیہ اور برطانیہ کا غلام تھا لیکن پھر بھی مسلمانوں نے ترکی کا ساتھ دیا۔ یورپ و
 برطانیہ دونوں نے شریف حسین شاہ حسین جارڈن کے دادا کو بلا کر نجدی و ہابی تحریک
 کی مدد کی ترکوں کو مکہ مدینہ سے نکال کر دم لیا۔ پانچ سو سال تک ترکوں نے تمام یورپ
 کے عیسائیوں کا مقابلہ کیا جب یورپ والے ترکوں کو فتح نہ کر سکے تو پھر مسلمانوں کو
 آپس میں لڑا دیا۔ مکہ مدینہ سے ترکوں کو نکالا اور وہابی بن کر ان کی مدد کرائی جب نجدی و ہابیوں
 کی مدد کر چکے تو ترک عرب سے نکل گئے پھر ہندوستان میں نجدی و ہابیوں کے خلاف ایک
 جماعت بنا دی کہ تم و ہابیوں کے خلاف بغاوت کرو مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کر دیا
 کہ تم تمام مسلمانوں کے خلاف بغاوت کرو، جنگ لڑو، نبوت کا دعویٰ کرو پوری پوری مدد
 مرزا قادیانی کی برطانیہ نے فرمائی، آج ترکی حکومت میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے مارشل لا لگایا
 ہوا ہے اس بڑے جھگڑے میں یورپ والوں کا ہاتھ ہے۔

سب کو معلوم ہے کہ جس فرقہ کو انگریز بہادر کی سرپرستی
پانچوں انگلیاں گھی میں نصیب ہوئی وہ عوام کی نظروں میں کتنا ذلیل و حقیر ہو وہ

آسمان سے باتیں کرتا ہے اپنے ملک میں دیکھ لیجئے کہ قادیانی، وہابی، دیوبندی فرقے
کیسے ترقی پذیر ہوتے دور حاضرہ تک یہی کیفیت جاری و ساری ہے کہ جس فرقہ کو امریکہ
یا کوئی دشمن ملک و ملت گلے لگا لیتا ہے وہ ملک میں کتنا جلدی چھا جاتا ہے یہی حالت
محمد بن عبدالوہاب کی ہے اس کا ایک نام لیا خود لکھتا ہے۔

شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) کے تجدیدی مساعی کی روشنی میں اب بھی پورے
زور شور سے کام ہو رہا ہے کروڑوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے تاریخ نجد و حجاز ص ۵۲ از عطار
کی تصنیف ص ۱۲۸

محمد بن عبدالوہاب انگریز کی نمکخواری میں ترکوں (اہلسنت) کے عقائد
طوفان برپا

و معمولات کو شرک و بدعات کا نشانہ بنایا تو تمام عالم اسلام میں ایک
طوفان برپا ہو گیا ہر طرف سے وہابیت پر لعنت لعنت کا غلغلہ سنا دیا اس کے اپنے خاندان
کے علاوہ ہزاروں علماء اسلام نے ہزاروں کی تعداد میں لکے رد میں کتابیں، رسالے لکھے
لیکن کیا ہو سکتا تھا۔

مگر جسے انگریز رکھے اور اسے کون چکھے، آج تک انگریز (امریکہ وغیرہ) کی سرپرستی میں
جس طرح کا تحفظ نجدی حکومت کو حاصل ہے اسے عالم اسلام کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

اس کی تفصیل فقیر نے کتاب ”ابلیس تا دیوبند“ میں
خوارج کا دو سرانام وہابیت لکھی ہے سر دست امام شامی جن کے فتاویٰ ہمارے

ملک (ہندو پاک) کے علاوہ ہر اسلامی ملک میں حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں وہ اپنی مشہور
زمانہ تصنیف فتاویٰ شامی میں وہابیت اور بانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی اور اس
کی ذریت کے متعلق فرماتے ہیں۔

كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي اتِّبَاعِ عَبْدِ الرَّهَابِ الَّذِينَ حَرَّبُوا وَمَنْ
 مَجِدُوا وَتَقَبَلُوا عَلَى الْحَرَمِينَ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْخُنَايَا
 لَكِنَّهُمْ اِحْتَقَدُوا اَنَّهُمُ الْمَسْلُومُونَ وَ اِنْ مِنْ خَارِجِ اِحْتِقَادِهِمْ مُشْرِكُونَ
 فَاسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَاءِهِمْ حَتَّى كَسَرَ اللهُ
 شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفَرَ مَبْهَمَ عَسَاكِرِ الْمَسَالِمِينَ عَامَ
 ثَلَاثٍ وَتَلْثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَ اَلْفٍ -

جیسے کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ کر لیا۔ اپنے آپ کو حبلی کہلائے لیکن
 ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہے وہ مشرک
 ہیں اس لیے کہ انہوں نے اہل سنت والجماعت کا قتل جائز سمجھا اور علماء اہل سنت کو قتل
 کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہابیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا
 اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

اسی خارجی اور خونخوار ظالم وہابی کے پیروکار ہی نہ صرف حرمین
 غیر متقلدین وہابی | طیبین بلکہ پوری نجدی حکومت کی مساجد و اوقاف میں امامت
 و خطابت سرانجام دیتے ہیں غیر متقلد وہابی اصولی لحاظ سے نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے
 لیکن چونکہ محمد بن عبدالوہاب اور نجدی حکومت ترکوں سے حبیب برسر پیکار تھے تو ہند سے
 انہوں نے دست تعاون بڑھا اسی لیے وہ یاری بشرط استواری کو نبھارہے ہیں ورنہ ان
 کے فتادی و عقائد کی دشمنی میں نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے اس کے لیے کہ نجدی حکومت

اپنے منہ میاں مٹھو بن کر یہ حضرات خود کو اہل حدیث بتاتے ہیں حالانکہ درحقیقت
 یہ لوگ بہت سی احادیث کے منکر ہیں فقیر نے کتاب شریعہ ہمارے میں لکھ دی ہے یہ ایسے
 ہیں جیسے منکرین حدیث خود کو اہل قرآن بتاتے ہیں۔

مع تحریک و ہدایت جلی ہیں نہ صرف زبانی جمع خراج بلکہ اپنے تمام ملک میں عملاً حبلیت (تقلید) پر زور دیتے ہیں اور ان کے بہت سے عملی امور ایسے ہیں جو بدعات ہی بدعات ہیں اور غیر مقلدین کے نزدیک بڑا مشرک اور بڑا بدعتی ہے۔

فیصلہ حبیب کبریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ

درسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ينظر قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حين فرغ لا يصلي لكو فاراد بعد ذلك ان يصلي لهم فمتعوه و اخبروه بقول رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر ذلك لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم وحببت انہ قال انک اذیت اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (رواه ابوداؤد ص ۶ ج ۱)

اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرے۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سر عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرے۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سر عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے متنبہ کر دیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت حال عرض کی آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور رسول کو اذیت تکلیف پہنچائی ہے۔

سورہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے پرستار (عاشق) سے اپیل ہے کہ غور
فائدہ فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام (صحابی) کو خود سورہ عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت سے ہٹا دیا بلکہ وہی امام دوبارہ امام کی جرات کرتا تو صحابہ کرام
 رضی اللہ عنہم اس کی امامت قبول نہیں کرتے بتائیے اس امام کی نماز کس کھانے میں جاتے
 گی جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے اور وہ امام
 تو کعبہ کی سمت (جو مدنیہ طیبہ سے تھینا تین سو میل دور ہے) کو تھوکتا ہے تو امامت کے
 لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکھوں بے اختیار و دیگر بہت
 بڑے امور کا الزام لگاتا ہے اس کی امامت تم نے کس طرح برداشت کر رکھی ہے کیونکہ غیرتی
 تو سر نہیں ہوگی بے غیرت بنو یا غیرت منداں سے حضور سورہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت
 میں کمی یا اضافہ نہ ہوگا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کر لیں کہ ایسے بے ادب گستاخ کے چھپے تیری
 نماز برباد ہوگئی۔

امام نماز کو قتل کر دیا | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام
 ہمیشہ قرأت جہری میں سورۃ عبس و تولی کی تلاوت کرتا۔
 مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا کہ تم ہمیشہ ہی سورۃ تلاوت کیوں کرتے
 ہو۔ کہنے لگا: ”مجھے خط آتا ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو جھڑکا ہے“ اس پر اس کا سر قلم کر دیا گیا۔
 امام اسمعیل حنفی حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ”حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پتہ
 چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی صورت میں عبس و تولی کی قرأت کرتا ہے تو آپ نے ایک
 آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کر دیا چونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ عالیہ کی
 تنقیص کے ارادے سے اس کی قرأت کیا کرتا کہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کم ہو جاتے اس لیے نگاہ فاروقی میں وہ مزند تھا اور

مرند و احب القتل ہوتا ہے (روح البیان سورۃ عبس پ ۱)

فائدہ کاش کوئی آج سیدنا عمر فاروق رضی عنہ جیسا خیور بادشاہ یا حاکم وقت دنیا میں پیدا ہوتا ہے کہ ایسے گستاخ بنے اور اتمہ مساجد و مبلغین مٹھ پھٹ اور بے باک قسم کے خطبوں پر تعزیرات فاروقی جاری فرمائے ورنہ کاغذی سزائیں تو ہم اپنے لیڈروں سے سن سن کر مایوس ہو چکے ہیں۔

فتاویٰ غیر مقلدین غیر مقلدین پھانسی لٹک سکتے ہیں لیکن بلکہ غلط سلط پنجیوں کے خلاف ایک حرف نہ بولیں گے نہ لکھیں گے بلکہ

غلط سلط تاویل میں کر کے ان کے کالے چہرے کا سفید رنگ ثابت کریں گے۔ اس لیے قانون ہے کہ جس کا کھاتے اسی کا گاتے، یہ لوگ تحریک و ہابیت نے روز اول سے تاحال نجدی کے ریال پر پل رہے ہیں۔ البتہ اصولی طور پر ہم اہلسنت تو پہلے کہتے تھے۔ اب دیوبندی فرقہ سے ان کا حال سنیے جو ایک مکالمہ میں فقیر نے مرتب کیا۔

مکالمہ ہابی بہ دیوبند یاد رہے کہ امام کعبہ تھوڑا عرصہ پہلے پاکستان کا دورہ کرتا ہوا ہمارے شہر بہاولپور میں پہنچا تو

وہابیوں غیر مقلدین کی مسجد میں نمازیں پڑھا ہیں جس کا ہمارے شہر کے وہابیوں نے اچھا خاصا شور مچا کر دور دور سے وہابیوں کو جمع کر لیا اس میں چند سنی عوام بھی پھنسا کے لائے تھے۔ امام کعبہ کے چلے جانے کے بعد بہاولپور کے دیوبندوں نے ایک اشتہار شائع کیا چونکہ وہ سارے کا سارا فقیر کے اس موضوع کے موافق ہے اسی لیے اس کا خلاصہ بہ عنوان وہابی ہندی و وہابی عربی پیش کرتا ہے۔

عربی وہابی نجدی مقلد میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کی تقلید

کا دم بھرتے ہیں۔

تقلیدِ مشرک ہے مقلدِ مشرک اور جاہل ہوتا ہے مقلدِ اندھے

پاکستانی و ہندی وہابی | اماموں کی اندھی تقلید کرنے والا ہوتا ہے مقلدِ بصیرت

کا اندھا اور ذوق کا گندا ہوتا ہے لہذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے تقلیدِ ماسرر
گمراہی ہے اس سے بچنا چاہیے (بحوالہ رسالہ "مسئلہ رفع یدین ص ۱۷، ۵۲، ۴۰، مصنفہ
عبداللہ بہاول پوری غیر مقلد، بحوالہ رسالہ اصلی اہلسنت ص ۳۲، ۳۱ الخ ایضاً)

نماز کے بعد دُعا مانگنا جائز سمجھتے ہیں چنانچہ بہاول پور

عربی وہابی نجدی | میں غیر مقلدین کی مسجد میں امام کعبہ نے دُعا مانگی۔

(اگرچہ حرمین شریفین میں۔)

نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے سنت کے

پاکستانی و ہندی وہابی | خلاف ہے اور اہل بدعت کے پیچھے نماز

جائز نہیں۔

پاکستان میں یہاں امام کعبہ نے اور وہاں حرمین طیبین ہر نجدی

عربی وہابی نجدی | امام بکڑی نہ سہی رومال یا کلمہ از کلم لوطی پہن کر نماز پڑھاتے ہیں۔

بٹنگے نماز پڑھنا زیادہ بہتر بلکہ باعث

پاکستانی و ہندی وہابی | تقرب و ثواب اس کا تارک تارک سنت ہے

اور تارک سنت بدعتی ہے۔

فقہ حنبلی پر عمل اور اسی پر فتویٰ دیتے ہیں۔

عربی وہابی نجدی

فقہ پر عمل کرنا کفر و مشرک اور فقہ پر عمل کرنے والوں کے پیچھے

پاکستانی و ہندی وہابی | نماز بالکل حرام اور باطل ہے۔ (بحوالہ اصلی اہلسنت)

جب تقلید غلیظ فعل اور اس سے مقلد مشرک ہو جاتا ہے تو پھر تم نجدی
فقیر ادبی غفرلہ امام کعبہ وغیرہ کو یہ فتویٰ کیوں نہیں چالو کرتے۔

اگر نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت اور خلاف سنت ہے تو پھر تم امام کعبہ وغیرہ کو بدعتی
 کیوں نہیں کہتے۔ اگر سرنگے نماز نہ پڑھنے والا اور خلاف سنت ہے تو یہ فتویٰ نجدی امام
 کعبہ وغیرہ پر کیوں جاری نہیں کرتے اگر فقہ پر عمل کرنا کفر مشرک اور فتنہ والوں کے پیچھے نماز
 حرام اور باطل ہے تو پھر تم نجدی امام کعبہ وغیرہ کے پیچھے کیوں پڑھتے ہو۔

اب یہ فیصلہ عوام اہل اسلام کے ہاتھ میں ہے کہ جو کفر و شرک اور بدعت کا
فیصلہ فتویٰ ہم اہلسنت پر تو جاری کرتے ہیں لیکن یہ فتویٰ امام کعبہ پر کیوں نہیں اس
 لیے صاف اور واضح ہوا کہ ان کا یہ دعویٰ کہ ہمارا مسک سعودیوں والا ہے تو یہ ان کے طریقوں
 اور اعمال کے خلاف کیوں صرف رفع یدین و آئین باجیہ اور و تراک رکعت سے دھوکہ سازی
 نہیں تو اور کیا ہے۔

بیس تراویح بالالتزام پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ضاد کو
مزید برآں / عربی و ہابی نجدی ضاد ہی پڑھتے ہیں اور واطھی کٹواتے یا ختمی فنیشنی
 بناتے ہیں۔

اچھے تراویح کو سنت اور بیس تراویح کو بدعت کہتے ہیں اور
پاکستانی و ہندی و ہابی ضاد کو ظار کے مخرج میں ادا کرتے ہیں اور ان کی داڑھیاں

چوتھے بٹن سے بھی آگے ہیں بلکہ سرحد پار۔
فیصلہ جب غیر مقلدین و ہابی نجدی امام پر (حرم مکہ ہو یا مدینہ) کو من حیث
 التقلید مشرک و بدعتی کے پیچھے جائز ہے عوام اہل اسلام ان سے اس کا جواب لیکر
 فقیر کو مطلع کریں تو انب ہوگا۔

ان کے فتویٰ کی تفصیل آتی ہے یہ بھی اصولی لحاظ سے نجدی امام (عمرین)

دیوبندی فتویٰ

کے پیچھے نماز ناجائز سمجھتے ہیں ہاں صرف ریال کھانے کے لیے پیچھے پڑھ بھی لیتے ہیں بلکہ ریال کے اضافہ کے لیے اہلسنت کو نہ پڑھنے پر نہ صرف بدنام کرتے ہیں بلکہ جغلی جیسے حرام عمل کا ارتکاب کر کے علما اہلسنت کو گرفتار کرتے ہیں جیسے حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب الآباد اور شہزادہ علامہ محمد اختر رضا بریلوی اور مولانا پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ اور مولانا محمد ابراہیم کشمیری اور حضرت الحاج مولانا خورشید احمد صاحب اور علامہ نیر صاحب بانی انجمن سپاہ مصطفیٰ پاکستان کے ساتھ ہوا۔

جب سے وہابی عقائد کے ائمہ حرمین طیبین میں نماز پڑھنے شروع

اہلسنت بریلوی

ہوتے اس وقت سے تا حال عدم جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لالچ اور نجدیوں کی دھمکیوں نے لچک پر تصور تک نہیں آنے دیا۔

مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی قبلہ عالم حضرت سید سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لائلپور اور حضرت محدث سید ابوالبرکات لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے لے کر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار غیور سنی نجدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھیں اور نہ پڑھی ہیں۔

ان کے نہ صرف فتاویٰ بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تصنیفیں ہیں چند

فتاویٰ اہلسنت

نمونے ملاحظہ ہوں۔

حضرت ضیاء الملئکہ علامہ مولانا محمد ضیاء الدین مدنی (مدظلہ)

قطب مدینہ کا فتویٰ

اس وقت نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ بعض عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوتے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ اپنی نماز اگر ممکن ہو سکے تو الگ جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اگر بہتر ہو تو انفرادی طور پر ادا کرے ویسے فساد سے بچنے کے لیے اور مسلمانوں میں بدگمانی سے دور رہنے کے لیے اگر کوئی پڑھتا ہے تو ٹھیک ہے مگر نماز

اعادہ کر لیا کرے امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکرمہ میں یہ پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے بھی پہلے تین دور ایسے گزر چکے ہیں کہ بہت سے امام وقت کے پیچھے نماز ادا کرنے سے گریز کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کا بھی یہی عمل رہا ہے پہلا دور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت پیش آیا جب کہ بہت سے صحابہ اس زمانے میں بھی مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ پھر دوسرا دور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے بعد آیا جب مملکت میں خلفشار ہوا اور بے دین طاقتیں ابھر کر سامنے آئیں اور اس طرح یزید کا دور سلطنت آگیا اس زمانے میں بھی لوگوں نے یزیدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔

تیسرا زمانہ حجاج بن یوسف کا تھا عبداللہ بن زبیر سے اس کی رطائی ہوئی۔ لاکھوں مسلمان شہید ہو گئے لوگوں نے اس کے مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔

اب یہ چوتھا دور ہے بعض فسادی مسلمانوں کو اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ سووی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب کہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں لاکھوں مسلمان اگر عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہو گا لیکن یہ معلوم ہے مسلمان ان کے تمام عقائد سے واقف نہیں ہیں ایک سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان

ترک سے حج کرنے آتے تھے میں نے خود دیکھا کہ ان کی بڑی بڑی جماعتیں مسجد نبوی میں

عید ہونی تھیں جن لوگوں کا عقیدہ گڑ بڑ ہوتا ہے وہ اسی قسم کے الزامات لگاتے ہیں ہر عقیدہ اچھا ہے بشرطیکہ پیچھے نماز ہو جاتی ہے یہی کچھ مخصوص جماعتیں عوام میں انتشار پھیلاتی ہیں۔ سوچئے کہ اگر فاسق، ناجر، بد عقیدہ گمراہ کہ مشائخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے

دلے نیک اور بزرگ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق علماء اور اولیاء سب ایک ہی پڑے میں ڈال دیئے جائیں تو خیر و شر کا معیار ہی باقی نہ رہے ہاں اتنی بات

ضرور ہے کہ آپس میں فساد سے اجتناب ضروری ہے ایسی صورتوں میں گریز کرنا چاہیے

جن صورتوں میں خواہ مخواہ مسلمانوں کے درمیان افتراق پیدا ہوتا ہے جہاں تک معتقدات کا سوال ہے اس پر بڑی بحثیں ہو چکی ہیں سینکڑوں کتابیں بھری پڑی ہیں جس کو شوق پر معلومات حاصل کرے۔

بہر حال اہل سنت و جماعت کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سب کچھ قربان کر دے ایمان کے کاملیت کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت.... اور عظمت ہے *والنتہ یادنا النستہ قولاً یا فعلاً* اشارۃً یا کنایۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ برابر توہین یا ان کو کسی صورت سے تکلیف پہنچانے کی نیت سے کوئی کام کرنا ایمان کے دائرے سے خارج ہوتا ہے اور اس طرح گمراہی کے راستے پر چلنے کے لیے کافی ہے۔ اسی لیے اہل سنت کا حج اس وقت تک مکمل ہوتا ہی نہیں جب تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ النور کی زیارت کی نیت سے مسجد نبوی میں حاضر نہ ہوں۔ کیونکہ اسلام دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نام ہے۔ خدا کے منکر دنیا میں بہت کم ہیں اور خدا کا نام بھی لیتے ہیں۔ اصل بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔

(ترجمان اہل سنت ص ۸۱/۸۲ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نومبر)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا مضمون فتویٰ کے طور نہیں بلکہ بحیثیت ملفوظات کے ہے لیکن بزرگوں کے ملفوظات بھی فتاویٰ سے کم نہیں ہوتے اسی لیے قابل اعتماد ہوتے ہیں اور قطب مدینہ کی مذکورہ بالا تقریر اہل سنت عوام کی

۷۔ اب رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲۔ یاد رہے کہ یہ حضرت قطب مدینہ اعلم حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے خلیفہ اور بڑے علامہ اور وقت کے قطب تھے نجدی دور سے پہلے مولانا طیبہ باب الجیدی کے قریب میں مقیم تھے الکافوی یا ملفوظ بہت بڑے بڑے علمائے زنی ہے۔ ایسی غفرلہ

دہبری کے لیے کافی ہے۔

عزالی زمان کا فتویٰ | آپ سے سوال ہوا کہ وہابی نجدی کے پیچھے جائے نماز جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج پر حرمین طیبین

میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں انکی نمازوں کا کیا حکم ہے آپ کے جواب کی تفصیل فقیر اوسیر کے رسالہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی تین قسم ہیں

۱۔ بالکل بے خبر

۲۔ نجدی امام وغیرہ کے عقائد سے بے خبر صرف فروعی اختلاف سمجھتے ہیں ان دونوں کی نماز جائز ہے۔

۳۔ ان کے عقائد سے آگاہ ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی بلکہ اس سے ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا ترجمان اہلسنت کراچی ۱۹۷۸ء

ہمارے ہاں بقاعدہ فتویٰ کی صورت میں
مفتی سید شجاعت علی کا فتویٰ | عدم جواز کا پہلا فتویٰ ۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء

کو حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری نے دارالعلوم امجدیہ کراچی سے دیا جو بے حد جامع اور مختصر تھا مخالفین نے راتوں رات طوفان برپا کر دیا انا فانا پاکستان کی پوری فضا نفرت و عداوت کے غبار سے مسموم ہو گئی چنانچہ پھر مولانا سید شجاعت علی صاحب سے استفسار کیا گیا اور انہوں نے بلا لومتہ لام نہایت دلیری سے تفصیلی جواب مرحمت فرمادیا۔

اور یہ اس لیے کہ اہلسنت و جماعت نہ تو خوشامدی ہیں نہ چاہلوس جس بات کو حق سمجھتے ہیں اسی پر عمل کرتے ہیں منافقت و ریاکاری سے انہیں قطعاً کوئی واسطہ نہیں مثلاً از رتے شریعت کا فتویٰ ہے کہ وہابی دیوبندی کے پیچھے اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی تو یقیناً سنی عالم کسی دیوبندی وہابی اور جماعت کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا بر خلاف دیوبندیوں، وہابیوں

جماعتوں کے کہ وہ مشرک، بدعتی، کافر کا فتویٰ بھی دیں گے اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھیں گے۔
دور جدید کی اصطلاح میں اس منافقت کو وسعت قلبی اور عالی ظرفی کا نام دیا جاتا ہے اور
انہیں جو اپنے نظریہ پر قائم رہیں ریا کاری نہ کریں۔ کردار کی نچنگی کا مظاہرہ کریں تنگ نظر
متعصب کہا جاتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں ملک کے ایک بااثر شعبہ باز نے ائمہ حرمین شریفین کو اس لئے
بلا یا کہ اپنے آپ کو ہر ایک مسلمان ثابت کر سکے اس کی اسلام دوستی پر ائمہ مہر لگا جائیں اس کے
محبت اسلام ہونے پر ہر قسم کے شبہات مٹ جائیں تو دوسری طرف اس کے استاد بھی موجود
تھے انہوں نے اس سے بڑھ کر ائمہ کو کانڈھوں پر بٹھالیا اور سیاسی فائدہ حاصل کرنے
سے وہ بھی نہیں چو کے وہ باہیوں، دیوبندیوں نے ائمہ کے وسیع جیبہ قبر کی آڑ میں سواد
اعظم اہلسنت و جماعت کو نشانہ بنایا اور اس پر فتویٰ بازی اور پروپیگنڈے کا راستہ اختیار
کیا حالانکہ ان میں ہر ایک کو معلوم تھا اور ہے کہ اہلسنت و جماعت کسی نجدی و ہابی بدعتیہ
کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے مگر اس موقع پر اس کی تشریح اس لیے کی جا رہی تھی کہ ائمہ
کی موجودگی میں عوام اہلسنت کو ان کے مشائخ و علماء سے برگستہ کر دیا جائے مگر ایسا نہ ہو سکا
ستی علمائے پوری قوت سے ان کا تعاقب کیا اور ان کے دھرم کا بھرم کھول دیا اور عوام نے
ایک بار پھر ان نامہوار لوگوں کو مسترد کر دیا۔

پھر ۱۹۷۷ء ماہ جنوری میں امام حرم پاکستان میں آدھمکے باوجود یکہ اس وقت ”قومی اتحاد“
کے دعوے تھے لیکن دیوبندیوں نے اہلسنت کو بدنام کرنے میں کمر نہ چھوڑی شوال ۱۴۰۶ھ
میں امام کعبہ نے طوفانی دورہ کیا اور بفضلہ تعالیٰ دیوبندیوں کو منہ نہیں لگایا لیکن پھر بھی یہ
کوئی غیر مقلدین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کی نہیں کرتے۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ
پچھلے دنوں حرمین طیبین کے امام پاکستان کے دورے

مسن فتویٰ امضی شجاعت علی

پر آتے تھے انہوں نے پاکستان کے مختلف شہروں میں نمازیں پڑھائیں لاکھوں غریبوں کو حید
نے ان کی اقتدار میں نمازیں ادا کیں بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حضرات وہابی عقائد رکھتے ہیں بعض
کا خیال ہے کہ وہابی نہیں جنہیں عقائد رکھتے ہیں اب درج ذیل امور جواب طلب ہیں۔
۱۔ کیا ان اماموں کے وہابی ہونے کی صورت میں حنفی اہلسنت و جماعت کی نمازیں جو ہیں
یا نہیں؟ اگر نمازیں نہیں ہوئیں تو اب کیا کریں؟

۲۔ مدینہ اور مکہ میں نمازوں کا کیا ہوگا۔

۳۔ اگر یہ امام جنہیں تھے تو نمازوں کا کیا ہوگا؟

سوال ۱۔ عبدالمؤمن کو رنگے کراچھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الجواب هو الموافق الصواب

جواب سے قبل معلوم ہونا چاہیے کہ جب امام صاحبان تشریف لائے تھے اس وقت مجھ سے
فتویٰ طلب کیا گیا اور میں نے مسک اہلسنت و جماعت کی روشنی میں مختصر جواب دے دیا
بعد میں معلوم ہوا کہ بعض بد عقیدہ لوگوں نے اس فتویٰ کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا
شروع کر دیا حالانکہ اس مسئلے کا سیاسی معاملات سے کچھ تعلق نہیں یہ عقائد و عبادات کا ایک
مسئلہ ہے جس میں کسی قسم کی ورعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ
مسلمانوں کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے پر مجبور کرے جو ان کے عقیدے کا نہ ہو اس
تہنید کے بعد معلوم ہو کہ۔

۱۔ اگر یہ امام صاحب وہابی تھے تو ان کے پیچھے بلکہ کسی بھی وہابی امام کے پیچھے حنفی المسک
اہلسنت و جماعت کی نماز نہ تو پاکستان میں درست ہوگی نہ کہیں اور۔ اگر نماز پڑھ
لی گئی ہو اس کا اعادہ ضروری ہے اگر جمعہ کی نماز پڑھی تو ظہر کے چار فرض پڑھ لیں۔
۲۔ یہ کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ان دونوں مقامات پر حنفی حضرات اپنی جماعت الگ
کریں اور اگر جماعت الگ کرنے کی اجازت نہ ہو تو تنہا نماز پڑھیں پہلے حرم شریف

میں چاروں فقہاء کے معتقدین کے لیے الگ الگ مصلحت تھے اور سب بکمال خشوع و خضوع اپنے اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے میں آزاد تھے افسوس کہ اب یہ سہولت باقی نہ رہی۔ ۳۔ اگر یہ حضرات جنسلی تھے تو بھی جنسلی امام کی موجودگی میں ان کی اقتدار بہتر اور افضل نہیں فتنہ حنفی کی مستند کتاب فتاویٰ ثنائی میں ہے۔

ترجمہ: اگر ہر مذہب کا الگ الگ امام ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے تو اپنے مذہب کے امام کی اقتدار افضل ہے خواہ اس کی جماعت پہلے ہو یا بعد میں اسی کو عام مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہے اور اسی پر مکہ مدینہ قدس مصر اور شام کے مسلمانوں کا عمل ہے اور جو اس سے اختلاف کرے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

ہم اہلسنت و جماعت و ہابی اماموں کے پیچھے نمازیں کیوں نہیں پڑھتے
تاریخ و ہابیت | اس کو سمجھنے کے لیے پہلے وہابیوں کی مختصر تاریخ سنئے پھر ان کے عقائد کے لیے اگر بعد بھی آپ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا چاہیں تو آپ کی مرضی،

وما علینا الا البلاغ

وہابیت کی داغ بیل محمد بن عبد الوہاب نجدی ۱۱۴۲ھ تا ۱۲۰۷ھ نے ڈالی ۱۱۴۳ھ میں اس نے علمائے مدینہ سے مناظرہ کیا جس میں اسے شکست فاش ہوئی جب مدینہ سے ناکام ہوا تو نجد کے بدوؤں میں اس نے اپنے مسلک کی تبلیغ شروع کر دی ابن مسعود نامی ایک حاکم اس کے خیالات سے متفق ہو گیا ان دونوں نے مل کر بیس ہزار کا ایک لشکر تیار کیا اپنا پایہ تخت درعیہ نامی جگہ کو قرار دیا ۱۲۱۸ھ میں اس لشکر نے مکہ مدینہ پر چڑھائی کر دی مسلمانوں کو بے دریغ شہید کر دیا مسجد نبوی شریف کے خزانوں کو لوٹ لیا محمد علی پاشا خدیو مصر کے حکم سے طوسون مصری نے ان سے جنگ کی ۱۲۲۷ھ میں ان سے فتح پائی اور مدینہ کو وہابیوں سے پاک کر دیا۔ ادھر محمد علی پاشا کے دوسرے بیٹے ابراہیم پاشا نے ۱۲۲۶ھ میں درعیہ وہابیوں کے پایہ تخت کو فتح کر لیا مگر خفیہ طور پر وہابیت کی تبلیغ جاری رہی اور اس عقیدے کی حکومتیں قائم ہوتی رہیں۔

(از سیف ہشتیاں پیر سید مہر علی شاہ گولڑی ص ۹۱)

محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے عقائد | درج ذیل سطور میں وہابیوں کے چند عقائد ذکر کئے جاتے ہیں یہ ان کی اصل کتاب میں مذکور ہیں

حوالہ ساتھ درج ہے۔

۱۔ محمد کی قبر، ان کے دو سے متبرک مقامات، تبرکات یا کسی نبی ولی کی قبر یا ستون وغیرہ کی طرف سفر کرنا بڑا مشرک ہے۔ (کتاب التوحید محمد ابن عبد الوہاب ص ۱۲۲)

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔ (اوضح البراہین)

۳۔ میری لاکھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے اور محمد مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین ص ۱۲۱)

۴۔ جس نے یا رسول اللہ۔ یا عبنا۔ یا عبد القادر وغیرہ کہا اور ان سے ایسی مدد مانگی جو صرف اللہ دے سکتا ہے جیسے بیماریوں کو شفا۔ دشمن پر مدد اور مصیبتوں سے حفاظت وہ سب سے بڑا مشرک ہے اس کا قتل حلال ہے اور اس کا مال لوٹ لینا جائز ہے یہ عقیدہ اس صورت میں بھی شرک ہو گا جب کہ ایسا کہنے والا فاعل مختار اللہ ہی کو سمجھتا ہو اور ان حضرات کو محض سفارشی اور شفاعت کرنے والا جانتا ہو۔ (کتاب العقائد ص ۱۱۱)

۵۔ میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ توحید کا اقرار کر کے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے یہ لوگ ملائکہ اور اولیاء سے شفاعت کے خواستگار ہیں اور اس طرح اللہ کا قرب چاہتے ہیں اسی وجہ سے ان کو قتل کرنا جائز اور ان کا مال لوٹنا حلال ہے۔

(کشف الشبهات ابن عبد الوہاب ص ۶)

یہ چند عقائد تھے جن سے آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ وہابیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان مشرک قرار پاتے ہیں اب وہ حضرت جو دیوبندی مکتبہ فکر رکھتے ہیں اور آج کل وہابیوں

کی حمایت محض اپنے مفادات کی خاطر کر رہے ہیں ذرا اپنے بزرگوں کے ارشادات پڑھ لیں۔

(۱) مولانا اشرف علی تھانوی

(۲) مولانا خلیل احمد انبیٹھوی

ارشادات علمائے دیوبند

۳۔ مولانا شبیر احمد عثمانی

۴۔ مولانا صیب الرحمن دیوبندی اور دو سکے مقتدر علمائے دیوبندی المعتقدات ص ۱۲ پر رقمطراز ہیں۔

محمد ابن عبدالوہاب خارجی ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے فرقے کے علاوہ تمام عالم کے مسلمان مشرک ہیں اور علمائے اہلسنت اور عوام اہلسنت کا قتل جائز ہے۔
(المعتقدات ص ۱۲)

مولانا حسین احمد مدنی نے وہابیوں کی خوب خبر لی ہے فرماتے ہیں۔

محمد ابن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان ديار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتال کرنا اور ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز ہے بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود ترجمے میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔

(الشہاب الثاقب ص ۱۲)

شان نبوت اور حضرت رسالت صاحبھا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے توسل دعا آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز رکھتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے گتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ نہیں کر سکتے۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۲)

وہابیوں کے عقائد کے بعد اور علما کی ان تصریحات کے بعد بھی اگر کوئی شخص وہابیوں

کے پیچھے نماز پڑھے تو سولتے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس کے نزدیک نماز کی کوئی اہمیت نہیں یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ وہابیوں کی تردید صرف علمائے دیوبند نے ہی نہیں کی بلکہ علمائے حرمین طیبین مصر شام ترکی اور دنیا بھر کے علمائے ان کے عقائد کا رد کیا ہے اللہ ہم سب کو عقیدہ کی اہمیت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے کہ عبدالوہاب کے پیروکار جو نجد سے نکلے ہیں اور مکہ و مدینہ پر قابض ہو گئے ہیں اگرچہ یہ اپنے آپ کو جنسلی کہتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اپنے مخالفوں کو مشرک جانتے ہیں اس لیے انہوں نے علمائے اہلسنت کو عوام اہلسنت کو بے دریغ قتل کیا۔ (رد المحتار طبع مصر جلد ۷ ص ۳۳۷)

سید شجاعت علی قادری مفتی اہلسنت کراچی۔ کراچی الفتح ۲۸ مئی ۲ جون ۱۹۷۶ء

اس کے بعد علماء کرام (اہلسنت) کی تصدیقات ہیں جن کے اسما گرامی فقیر پہلے لکھ چکا ہے۔

یہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ہے یہ دارالافتاء دیوبندیوں کی سب سے

مختم شخصیت مفتی محمد شفیع صاحب کے تحت چلتا ہے بلکہ مہربانی اس

کو بھی شائع کر دیں تاکہ ہمارے دیوبندی حضرات کو معلوم ہو جائے کہ وہابی اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا ہمارے نزدیک بھی مکروہ ہے اور حرمین شریفین طیبین میں بدرجہ مجبوری یہ کراہت کرنی پڑتی ہے جب کہ پاکستان میں اس کی ضرورت نہیں یہ اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے لوگ ہم دیوبندیوں کو بھی وہابی نہ کہنے لگیں جب کہ درحقیقت ہم وہابی نہیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند پچ اس مسئلے کے کہ زید کہتا ہے کہ الیاس کا نڈھالی

استفتاء کی تبلیغی جماعت والے وہابی ہوتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی نسبت

سے وہابی کہلاتے ہیں بکر کہتا ہے کہ یہ بات غلط ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی گراہ کن شخص تھا تبلیغی جماعت کو اور علمائے دیوبند سے اس کو کیا نسبت وہابی کے معنی ہیں اللہ والا

کیونکہ اللہ وہاب کا نام ہے لیکن زید مصر ہے کہ یہاں اصطلاحی یعنی ابن عبد الوہاب کے پیروں کی اقتدار کرنا کیسا ہے کردہ تحریمی یا تنزیہی یا بلا کر امرت جائز ہے۔

محمد ابن عبد الوہاب نجدی ایک بہت بڑے عالم تھے توحید و سنت
الجواب کے پھیلانے اور شرک مٹانے میں انہوں نے بہت محنت کی ہے البتہ
بعض چیزوں میں غلو کر گئے ان کے تابعین سعودی عرب میں پلتے جاتے ہیں مولانا محمد الیاس
صاحب محمد ابن عبد الوہاب کے پیرو نہیں تھے علما و محقق سے علم حاصل کیا حضرت مولانا
خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی کے خلیفہ تھے دیوبند کے اکابر بھی محمد ابن عبد الوہاب کے پیرو کار
نہیں ہیں بہت سی باتوں میں ان کے مخالف ہیں تفصیل کے لیے "الشماب الثاقب"
کا مطالعہ کریں جو حضرت مولانا سید حسین علی مدنی کی تصنیف ہے جو لوگ محمد ابن عبد الوہاب
کی ہر بات میں پیرو ہیں حتیٰ کہ ان کے غلو میں بھی شریک ہیں ان کی بجائے ایسے امام کی اقتدار
بہتر ہے جو مسلک امام ابو حنیفہ پر ہو۔ محمد ابن عبد الوہاب کے پیرو کار چونکہ سعودی عرب میں ہے
اور حرمین شریفین میں وہی امامت کرتے ہیں اس لیے حجاج کرام کو ان کے ہی پیچھے نماز پڑھنا
پڑتی ہے اور تھوڑی سی جو کراہت برداشت کرنا پڑتی ہے ورنہ حرم شریف کی جماعت سے
محرومی ہوتی ہے جو لوگ وہاں جا کر گھروں میں علیحدہ جماعت کر لیتے ہیں وہ حرم شریف
کی نماز سے محروم ہوتے ہیں اور سخت غلطی کرتے ہیں۔

(محمد عاشق الہی دارالعلوم کراچی)

یہ فتویٰ بھی کراچی کے الفتح ۲۸ مئی ۲۷ جون ۱۹۷۶ء ص ۲۱ میں شائع ہوا۔ اس کا عنوان

یوں قائم کیا۔

دیوبند کے نقطہ نظر

انتباہ | آپ کے رسالے میں مفتی سید شجاعت علی قادری مفتی اہل سنت کا فتویٰ پڑھا
اب یہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ہے اور فتویٰ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں۔

شاید گزشتہ صفحات کے مطالعہ کے بعد ایک صاف دل
 فضلائے دیوبند کا لقیہ

مگر اب جب کہ اس مسئلہ کی تحقیق کی ذمہ داری قبول ہی کر لی ہے تو پھر اسے آخر تک کیوں نہ
 پہنچایا جاتے۔ تو حضرات؟

دوسرے بے شمار شرعی، اور سیاسی مسائل کی طرح ”دوہابیت و نجدیت“ کے بارے میں
 بھی یہ حضرات سخت تضادات و اضطراب کے شکار میں اور آج تک حتمی فیصلہ نہ کر سکے کہ
 دوہابیت و نجدیت ”خیر سے یا شر“ اگر ہم اس ”دوہابی“ کو علمائے دیوبند کا دروس کہیں تو کچھ
 بیجانہ ہو گا یا پھر حلق کی ہڈی نہ نگلی جاتی نہ اگلی جاتی۔

یا پھر یہاں بھی وہی دورخی پالیسی کار فرما ہے جو ہمیشہ سے ان مقدسین کا طرہ امتیاز
 رہی ہے اس کی تفصیل جیسا کہ ابھی آپ نے مولانا عاشق الہی دارالعلوم کراچی کے فتویٰ میں پڑھا
 محمد ابن عبد الوہاب بڑے عالم بہت بزرگ شرک و بدعت کے مٹانے والے بھی تھے اور
 غلو کرنے والے بھی۔ ان کے چھپے نماز مکروہ ہوتی ہے مگر پڑھنی بھی چاہتے حوالہ مولانا حسین احمد
 مدنی کی الشہاب الثاقب کا دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی انہیں باعنی تامل
 مردود و خبیث اور بد عقیدہ لکھتے ہیں۔ پھر آپ ہی فرمائیں کہ ایسے افراد کے چھپے۔ کیا نماز مکروہ
 ہی ہوگی یا سرے سے ہوگئی ہی نہیں۔

دراصل لیپا پونی کی فطرت اور حصول اغراض و مقاصد کی عادت نے انہیں کدو
 کی کھنگلی سے بیگانہ کر دیا ہے اور ان کی مثال کچھ یوں ہو کر رہ گئی ہے پیش حکیم ملا۔ اور پیش ملا
 حکیم۔ اور۔ پیش بیچ ہر دو۔ و پیش ہر دو بیچ۔ بہر صورت

عہد من انداز قدرت رامی شناسم

حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں کے بارے میں علمائے دیوبند
 دیوبندی بھی وہابی ہیں

کی وارانگی و بیگانگی اپنائیت و اجنبیت اور الفت

نفرت کچھ اس خلط ملط ہے کہ یہ فیصلہ کرنا تقریباً محال ہو جاتا ہے کہ خود ان حضرات کو کون سی جنس میں شمار کیا جائے۔

کبھی تو یہ حضرات وہابیت و نجدیت پر ایسے شیفتہ و فریفتہ نظر آتے ہیں کہ جیسے ماں جلتے ہوں۔ اور کبھی ایسی لاتی تعلق و بیگانگی کا اظہار ہوتا ہے جیسے ازلی وابدی دشمنی ہو اور اگر آپ ہم سے پوچھیں تو دیوبندی اور وہابی تو ام (جوڑواں) ہیں کیونکہ یہ دونوں چیلن ایک ہی لفافے سے برآمد ہوئی ہیں۔

ان کی تقسیم کچھ یوں ہے کہ دیوبندی حضرات نظریاتی اور اعتقادی لحاظ سے کٹروہابی ہیں اور عملاً حقیقت کے مدعی ہیں۔ اور غالباً ایسے ہی لوگوں کے لیے ارشاد باری ہے۔

مذذبین بین ذالک لا الیٰ ہو لاء ولا الیٰ ہو لاء

مگر یہ حضرات گانٹھ کے پکتے ہیں ادھر سے بھی بڑھتے ہیں اور ادھر سے بھی پکتاں میں بھی چندے کی مار دھاڑ کرتے ہیں اور سعودی عرب سے بھی وصولیابی ہوتی ہے بہر صورت فیصلہ ناظرین کے ہاتھوں سے تفصیل ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ فضلائے دیوبندی نے کیا کیا گل کھلائے ہیں اگر آپ وہابیوں کے خیر دشمن کے بارے میں کسی حتمی فیصلے تک پہنچ سکیں تو مبارکباد قبول فرمائیں اور نتیجہ سے ہمیں بھی آگاہ کریں۔

وہابی۔ محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۱۱)

وہابی۔ محمد ابن عبدالوہاب کا پیر و فرقہ جو صوفیوں کا مد مقابل خیال کیا جاتا ہے۔

(فیروز اللغات ص ۵۴۸)

وہابی ۱۔ وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان اور بدعتی کے معنی ہیں با ادب بے ایمان

(الافاضات الیومیہ اشرف علی ٹھکانوی ج ۴ ص ۱۰۰)

وہابی ۱۔ وہابی الشدولے کو کہتے ہیں کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے۔ (افرشیا)
وہابی ۲۔ اس لقب کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبد الوہاب کا تابع اور موافق ہو

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۵ ص ۲۳۳)

۳۔ وہابی ۱۔ اس وقت ان اطراف میں وہابی قلعہ سنت اور دیندار کہتے ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲)

۴۔ وہابی انجمنی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں۔

(الافاضات الیومیہ حصہ ۴ ص ۷، اشرف علی تھانوی)

۵۔ وہابی ۱۔ عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر بیباک گستاخ و لیر ہوتے ہیں ذرا خوف آخرت نہیں
ہوتا جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں شیعوں کی طرح ایسوں کا بھی تیرائی مذہب

ہے۔ (الافاضات الیومیہ حصہ ششم ص ۲۲۹)

۶۔ وہابی ۱۔ ایک مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ نجدیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے
ہے؟ میں نے لکھ دیا کہ محض نجدی ہیں اگر تھوڑے سے وجدی بھی ہوتے تو خوب ہوتا۔

(الافاضات الیومیہ حصہ ششم ص ۲۰۲)

۷۔ وہابی ۱۔ اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ
فاسد ہے بلکہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔

(المہند طبع دیوبند ص ۹ خلیل احمد انبیٹھوی)

فرمائیے کہ اس سے بڑا کذب بھی ممکن ہے خدا را بتائیے تو یہی کہ ہند کے کس حصے میں
وہابی سنی حنفی کو کہتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

المہند کی یہ وہ عبادت ہے جسے مولانا خلیل احمد انبیٹھوی نے علمائے حرمین طیبین
کے سامنے پیش کر کے وہابیت سے اپنی اور اپنے دیوبندی علماء کی بریت ظاہر کی تھی اور
دیار مقدس کے بزرگ ترین علماء کو دھوکہ اور فریب دے کر من غشنا فلیس منا

جس نے ہمیں دھوکا دیا ہم میں سے نہیں، کی مصداق بنے تھے ورنہ برصغیر میں بلکہ پوری دنیا میں کہیں بھی کسی مقام پر وہابی سنی حنفی کو نہیں کہتے

اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جب علمائے حرمین شریفین کو اس بات کا علم ہوا کہ علمائے دیوبند کے عقائد بھی وہابیانہ ہیں تو انہوں نے چھبیس سوال پر مبنی ایک استفتاء دیوبند بھیج دیا اور ان سے ان کے عقائد کے بارے میں تفصیلاً وضاحت طلب کی گئی جس کا جواب لکھا گیا اور اس فتویٰ پر جن کے دستخط ہیں وہ علمائے دیوبند کی بڑی محترم اور مقدر شخصیتیں ہیں۔

۱۔ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

۲۔ مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی دیوبند

۳۔ مولانا عبدالرحیم صاحب۔

۴۔ مولانا قدرت اللہ صاحب۔

۵۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب۔

۶۔ مولانا عاشق الہی صاحب۔

۷۔ مولانا کفایت اللہ صاحب۔

۸۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ وغیرہ۔ جس کا بارہواں سوال درج ذیل ہے۔

سوال ۱۔ محمد ابن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا۔ مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟ یا کیا مشرب ہے۔ (المہند ص ۱۸)

۱۱۔ وہابیوں کا جواب ہے۔ ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے

فرمایا ہے یہ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی

اس تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ (ولہابی) ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ان کا حکم بائینوں کا ہے۔
ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی ہے اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبد الوہاب کے تابعین سے سرزور ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا ہے۔ (المہند طبع دیوبند ص ۱۸، ص ۱۹)

۱۲۔ ولہابی ۱۔ کیا یہ حال کسی ولہابی خبیث کو نصیب ہوا ہے۔

(الشہاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی ص ۵۳ طبع دیوبند)

۱۳۔ ولہابی ۱۔ کیا یہ حالت کسی ولہابیہ خبیثہ کی ہے کیا یہی کلمات ان کی گندی زبانوں سے نکلتے ہیں..... وہ جتنا اس قسم کی گفتگو کو معاذ اللہ بددینی اور شرک خیال کرتے ہیں
(الشہاب الثاقب مطبوعہ دیوبند ص ۵۵)

۱۴۔ الحاصل وہ (ابن عبد الوہاب) ایک ظالم باغی خونخوار۔ فاسق شخص تھا اس وجہ سے خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع (پیروکار) سے دل بغض تھا اور ہے اور اس قدر کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ قوم نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ یہود سے۔

(الشہاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی طبع دیوبند ص ۴۲)

۱۵۔ ولہابی: عقائد میں ہم سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔

واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۵۵)

اور خیر سے گنگوہی صاحب مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے مرشد ہیں اور

مولانا حسین احمد صاحب مدنی فرماتے ہیں۔

استاد کا احترام اس وقت تک ہے جب تک وہ صراطِ مستقیم پر ہے اور جب اس نے صحابہ کرام کا احترام اور اتباعِ سلف کرام چھوڑ دیا اور تمام مسلمانوں کے اساتذہ کرام کو چھوڑ دیا اور باغیوں اور غیر مقلدوں اور اہل ضلال میں شامل ہو گیا تو اس کا کوئی احترام باقی نہ رہا۔

(ملفوظات شیخ الاسلام حصہ اول مطبوعہ دیوبند ص ۲۱۵)

۱۶۔ وہابیوں میں اعتدال پسندی نہیں ہے برائی بہر حال برائی ہے خواہ اس کا صدر والدین کی طرف سے کیوں نہ ہو۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص ۱۲۴)

عہدِ بدینے تفاوت رہ از کجا است تا بجایا

اقرار نامہ ۱۔ وہابیوں۔ چاہے فاسق بے غیرت کہیں یا وہابی بے ملت کہیں اپنے حق میں صیقل زنگار ہے۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الانوار فی مولوی اسمعیل دہلوی ص ۲۵۲)

وہابیوں، جب مولوی منظور نعمانی اور مولوی ذکریا میں بانی تبلیغی جماعت کے مولوی الیاس صاحب کی خلافت و بانٹینی کے بارے میں جھگڑا ہوا تو مولوی منظور احمد نے کہا کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لیے اس بات میں کوئی کشش نہ ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے (سوانح مولانا یوسف ص ۱۹۳)

جواب میں مولانا ذکریا بھی عزاتے اور کہنے لگے۔

مولوی صاحب میں تم سے بڑا وہابی ہوں تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ اور درو دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔

(سوانح مولانا یوسف ص ۱۹۳)

شتر مرغ

حیرانی کی بات ہی کیا ہے کہ دیوبندی نجدی محمد بن عبد الوہاب کو نیک بھی کہہ دیتے ہیں اور بڑا بھی اس کی تفصیل فقیر نے رسالہ شتر مرغ میں لکھی ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ یہ تقیہ باز پر لے درجے کے ہیں اور ان کا منشور ہے چلو اُدھر ہوا جدھر کی ہے سب کو معلوم ہے کہ نجدی جب حرمین طیبین پر پہلی بار قابض ہوئے گلوبی زندہ تھا اس نے محمد بن عبد الوہاب کو عقیدت کے بھول برسائے پھر جب شکست کھا گئے اور حکومت مصر نے وہابیوں پر حرمین طیبین پر پابندی لگا دی تو مشرف خاندان کے زمانہ میں حسین احمد نے محمد بن عبد الوہاب کو حدیث وغیرہ لکھا اور خلیل احمد اینٹھوی

نے لہند لکھ کر اپنی اور تمام دیوبندیوں کی صفائی پیش کر دی مولوی اشرف علی تھانوی نے دونوں زمانے پاتے اسی لیے پہلے اسے اچھا لکھ دیا پھر دوسرے دور میں بڑا کہہ دیا اب کے دور میں ریال کے طبع اور لائح میں دو غلی پالیسی اختیار کر کے ریال بٹورنے میں اہلسنت کو بدنام کرنے کی ٹھانی ان کا ہمیں بدنام کرنا مذہب کے درد میں ریال بٹورنے کے تقویٰ

صلح کلی اور نزول سنی

فقیر اویسی غفرلہ نے ہر پہلو سے واضح طور ثابت کر دکھلایا امام حرم (مکہ مدینہ) وغیرہ چونکہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے نہ

صرف پیر و کار بلکہ عاشق زار ہیں اس لیے ان کے بڑے عقائد کی وجہ نماز ناجائز ہے جس نے بھول کر پڑھی اسے اعادہ ضروری ہے ورنہ قیامت میں ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا صلح کلیت کی بیماری ہے تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں اگر حرمین پر قابضین کا ڈر ہے تو ڈر بوک کا حج کیسا گھر بیٹھے رہتے۔

دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم، تصنیف میں اس مسئلہ کے سوالات

سوالات و جوابات

جوابات تفصیل سے آگے ہیں یہاں چند توہمات کا ازالہ مطلوب

ہے ورنہ یہ کوئی علمی اور شرعی سوالات نہیں۔ مثلاً

سوال: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر بھی ہیں اور زندہ بھی اور مختار کل بھی تو

پھر ان اماموں کو ہٹا کیوں نہیں دیتے

(جواب الزامی) اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر بھی ہیں اور علیٰ کلی شیعہ قدیم ہے تو اس نے کعبہ معظمہ پر شکر کیا کیوں نہ ہٹایا بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے کعبہ معظمہ کا طواف کرتے وغیرہ وغیرہ اور ان کو اس قبضہ پر صدیاں گزریں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تب کعبہ معظمہ ان خرابیوں سے آزاد ہوا تو یہاں کون سا منحوس کہیگا کہ اتنا سال اللہ تعالیٰ نے بس رہا (معاذ اللہ) اور حضور علیہ السلام تشریف لائے تو.....

جواب :- اب اور اس سے پہلے بارہا بیت المقدس (وہ بھی قبلہ اور بیت اللہ ہے۔ دشمنان اسلام قابض رہے بارہا اہل حق نے قبضہ کیا اور بارہا دشمنان اسلام نے وہاں کے متعلق کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) بے بس ہو گیا تھا بلکہ یہی کہا جائیگا اس میں کوئی راز ہو گا تو یہاں بھی یہی کہہ دو۔

یہ عالم اسباب ہے اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اسباب کے مطابق ان
تحقیقی جواب کے حال پر چھوڑتا ہے ایسے ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عالم دنیا جب تشریف لاتے تو انہی اسباب کے مطابق زندگی بسر فرمائی اب بھی وہی کیفیت ہے اس میں اختیار و عدم اختیار کو کیا دخل۔

سوال :- حضور علیہ السلام کی مسجد اور کعبہ کے امام ہیں اسی لیے شرم آتی ہے کہ ان کے نماز نہ پڑھی جائے۔

جواب :- سیدنا علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سید عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغاوت کرنے والوں اور پھر زید کے دور میں زید کے خواںخوار اماموں کے مجھے صحابہ نہ صرف نماز پڑھنی چھوڑ دی انہوں نے تو مسجد نبوی تشریف بلکہ مدینہ طیبہ شہر کو چھوڑ دیا۔ اور ہمیں تو پورا وقت اور بغداد تعالیٰ اپنے دوستوں کیساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نصیب ہوتی ہے۔

سوال :- حضور علیہ السلام نے مسجد نبوی میں پالیس نمازوں کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور

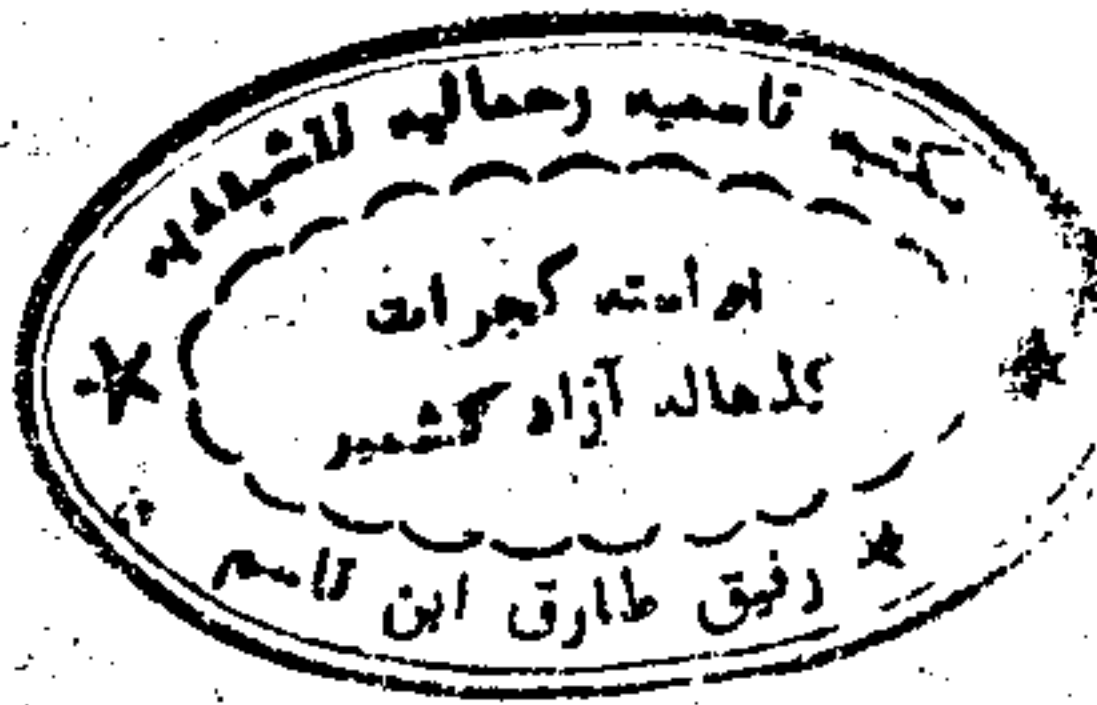
حج کے دوران مٹی۔ مزدلفہ۔ عرفات میں نمازوں کا کیا ہوگا۔؟

جواب۔۔ یہ بھی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ہے کہ صرف نمازوں کا فرمایا ہے کسی حدیث شریف میں یہ حکم نہیں کہ ضروری ہے کہ امام کے پیچھے پڑھی جائیں کیونکہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ حکومتیں بدلتی رہیں گی اسی لیے صرف نماز کا حکم ہے باجماعت کا حکم نہیں۔

سوال۔ حرمین مطہرین میں لاکھوں نماز کا ثواب ملتا ہے جماعت سے نہ پڑھی گئی تو؟
جواب۔۔ خود امام کی نماز ہی نہ ہو تو تمہاری نماز کہاں جائے گی لاکھوں کے لالچ میں ایک نماز بھی گئی جس کا قیامت میں مواخذہ ہوگا۔

فقط

الفقیہ القادری البصالح محمد فیض احمد اویسی عن غفرلہ ۲ ج ۱ ۱۴۱۳ھ شب جمعرات



کلام امام احمد رضا خان فاضل بریلوی

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
 ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
 ذکر ان کا چھڑیٹے ہر بات میں
 چھڑنا شیطان کا عادت کیجئے
 مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
 ذکر آیات ولادت کیجئے
 غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
 کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام
 شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
 ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
 غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
 باخدا تجھ تک ہے سب کا منتہی
 میرے آقا حضرت لچھے میاں
 ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے
 اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
 عشق کے بدلے عداوت کیجئے
 زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
 اولیا کو حکم نصرت کیجئے

خوشخبری مکتبہ غوثیہ

الحمد للہ کراچی شہر میں عرصہ دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اہلسنت کا کوئی ایسا مکتبہ ہو جو کہ اہلسنت کے لئے دینی مواد کی ضرورت کو پورا کرے۔ چنانچہ علماء اہلسنت کے فیض سے اس مکتبہ کا قیام عمل میں آیا۔ اہلسنت کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ مکتبہ غوثیہ سے آپ علماء اہلسنت کی کتب، تقاریر، نعت، تلاوت اور درس نظامی کی کتب بھی بارعایت خرید فرما سکتے ہیں۔ لہذا عوام اہلسنت، مدارس اہلسنت سے گزارش کی جاتی ہے کہ مکتبے کے ساتھ تعاون فرمائیں اور کچھ وقت عنایت فرما کر مشاہدہ فرمائیں۔

اس تمام کام کا سہرا استاذ من استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی عبدالکلیم صدیقی ہزاروی صاحب اور قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت شہنشاہ خطابت حضرت علامہ مولانا مسلخ اسلام قبلہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی جنہوں نے ہمیں حوصلہ عطا فرمایا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ان دونوں بزرگوں اور تمامی علماء اہلسنت کا سایہ تادیر قائم فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

العبد الفقیر عبدالوہید القادری

محمد قاسم القادری ہزاروی

نوٹ: مکتبہ غوثیہ نے دو رسالوں کی اشاعت ہے

۱۔ امام حرم اور ہم ۲۔ دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم

عنقریب چند رسائل اور بھی آرہے ہیں۔

علماء اہلسنت کی کتب ہول سیل میں بھی دستیاب ہیں۔